[illegible]

مرقع نعت

تصنیف خواجہ مرزا قمر الدین خان راقم دہلوی نبیرۂ مرزا اسد اللہ خان غالب

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

891.4390?1
RAQ

غزلیات نعت شریف

آج دن مولود کا آیا رسول پاک کا
رنگ بدلا ہے زمیں کا عالم افلاک کا

یہ نصیب اللہ اکبر یہ مقدر خاک کا
سر پہ اپنے جو قدم رکھے رسول پاک کا

آج وہ رنگ جہاں ہی جو کبھی دیکھا تھا
وہ زمین کا مرتبہ ہے جو نہیں افلاک کا

کچھ افق ہی نور آگین کچھ شفق ہی لال لال
ذرہ ذرہ آئینہ ہے حسن روئے خاک کا

نغمہ بلبل کہیں گلبانگ غنچوں کی کہیں
زمزمہ آمین کا ہے غلغلہ لولاک کا

دیکھکر وجد صبا رقص نسیم صبح گاہ
تنکا تنکا رقص کرتا ہے خس و خاشاک کا

عالم دنیا تماشاگاہ عالم بنگیا
سیر گاہ قدسیاں ہے پردہ پردہ خاک کا

اک تتق ہے نور کا فرش زمیں سے عرش تک
صاف آتا ہے نظر جلوہ رسول پاک کا

یہ تجلی زار عالم اسلئے حق نے کیا
جلوہ دیکھے آپ مولود حبیب پاک کا

اسقدر حورون کی کثرت ہے ملایک کا ہجوم
بند رستہ ہوگیا ہے عرصۂ افلاک کا

سنتے ہین آتے ہین گیتی پر حبیب کبریا
ہان کرمی نظارہ استقبال اہل خاک کا

دیکھنا شان و جلال آمد شاہ امم
گوشہ تھامے سات ہین روح القدس فتراک کا

آمد آمد کی خبر ہے سرور کونین کی
رنگ سنکر اڑ گیا چہرہ سے ہر سفاک کا

یان عرب مین کھلبلی تھی وان عجم مین زلزلہ
گر گیا نوشیروان کا کنگرہ املاک کا

اڑ گیا کافر نگاہی سے غرور کافری
مٹگیا سارا غرور اب دیدۂ غراک کا

اب کہان کافر ادائی ابروے خمدار مین
اب وہ کافر دل ہی نکلا کاکل پیچاک کا

دل کھچا جاتا ہے ایک اک کا مدینہ کیطرف
رخ پھرا جاتا ہے ایک اک دیدۂ بیباک کا

کیا لکھین حسن شمائل سرور کونین ہم
بند ہے دم فہم کا اور حافظہ ادراک کا

آپ وہ آدم نہ تھے جس خاک سے آدم بنا
نور حق سے تھا بنا پیکر رسول پاک کا

نور یکتا آپ سے تھے آداب یکتائی تھا ساتھ
اسلیئے بے سایہ تھا قامت تجلی ذات پاک کا

دلکشی صورت مین آنکھون مین مسیحائی کے طور
گفتگو مین وہ اثر جو کام دے تریاک کا

وصف کیا لکھے نبی کا حوصلہ کیا کلک کا
لب نہین ہلتا زبان خامۂ چالاک کا

بس زبان کو روک لو راقم ادب کہتا ہے یہ
وصف خالق جانتا ہے کچھ حبیب پاک کا

عجب حسن آفرین مطلع ملا شان محمد کا
سزاوار صفات شان و شایان محمد کا

ستائش مین مری وہ رنگ ہے شان محمد کا
کہ شوق حق مین مضمر عزم ارمان محمد کا

نواسنجی میری پہونچائیگی روح الامین بنکر
سلام شوق رب پیغام یزدان محمد کا

عروج شاہ عالم کا ہے سامان عرش اعظم پر
خدا ہے میر سامان آپ سامان محمد کا

سلیمان جامین دو رکھین سب کہنی کی باتین ہین
اشارہ ہو چکا ہے چشم و مژگان محمد کا

رہا لی خاکسارونکی نہ ہو یہ بھی تماشا ہے
خدا کو کیا نہ ہوگا پاس پیمان محمد کا

نہین ہوگا نہین ہوگا کبھی منظور داور کو
گریبان چاک دیکھے خاکساران محمدؐ کا

نہ پہونچایا میری قسمت نے صحرای مدینہ تک
رہا دل ہی کا دلمین شوق میدان محمدؐ کا

سنبھل کر راہ یثرب مین قدم سکھ آبلہ پائی
نہ ٹوٹے پاؤ سے کانٹا بیابان محمدؐ کا

نہ دیکھا ہمنے دنیا مین تو محشر مین مقرر ہم
تماشا دیکھ لین گے روے تابان محمدؐ کا

نہو مایوس تو راقم یہ گل بھی کھلنے والا ہے
نسیم رحم یزدان سے گلستان محمدؐ کا

ہے ناز زبان کو میری شیرین رطبی کا
لیتے رہی ہے نام رسول عربی کا

لب لب سے چمکتا ہے جو لین نام محمدؐ
یہ معجزہ ہے ہاشمی و مطلبی کا

کہلتا ہے رسالت پہ یہی نام مبارک
ملتا ہوا اللہ سے ہے نام نبی کا

ہے میم سر نام محبت کی نشانی
اور دال سے اظہار گرامی لقبی کا

انداز سے پیدا ہے رسالت کا معمّا
باتون سے ہویدا ہے کرشمہ حسبی کا

سب ختم کیا ساتھ رسالت کے خدا نے
رتبہ نسبی کا حسبی کا لقبی کا

مین اور زبان میری کھلے وصف مین اوسکی
حق جس کا ثناخوان بنے عالی نسبی کا

اوس جوہر یکتا نے یکتائی نچوڑی
قامت سے ہم آغوش رہا سایہ نبی کا

خاکم بدہان مین کہون شیدائی ہون
اظہار تمنا ہے مرا بے ادبی کا

ہان رشک تو ہے ہمکو ادب سے نہین کہتے
اللہ سے عالم سے ہے جو ربط نبی کا

اللہ رے یثرب کی زمین یہ تری قسمت
آغوش میسر ہو رسول عربی کا

کھلجائین گے سب عقدۂ دشوار بھی راقم
تھامے رہو دامان رسول عربی کا

جلد جم جاتا ہے بس نام پیمبر کیسا
نقش ہو ہو کے گرے سینہ کے اوپر کیسا

واہ وا صلِّ علےٰ نام پیمبر دلمین
حفظ ہو جاتا ہے قرآن کی برابر کیسا

نام کیا نام مبارک ہے خدا کی سوگند
لذت ذائقہ ہے کام و زبان پر کیسا

نام سے شوکت اسلام نمایاں ہے کیسے
ذات سے جلوۂ قدرت بھی ہے اظہر کیسا

دیکھنا ذکر نبی اور زبانی مہدی
غور سے سنتا ہے میٹھا ہوا اودر کیسا

ایک ہے ذات نبی ذات خدا کیوں اعظم
دیکھ یہ کفر ہے ایمان کی برابر کیسا

کچھ مسلمان ہی نہیں سمجھے ہیں اوصاف رسول
رہبر مسلک حق سمجھے ہیں کافر کیسا

لکھیں جو چاہے فرشتے ہمیں کچھ بحث نہیں
کیا نہیں جانتے ہے شافع محشر کیسا

ہمنے پہلے ہی گنہ اپنے انھیں سونپ دیے
کسکا پھر نامۂ اعمال ہے دفتر کیسا

ہم گنہگار ہیں کافر نہیں دینگے حساب
ساتھ رکھتے ہیں شفاعت کو پیمبر کیسا

ہمنے بخشش کو خدا اور شفاعت کو رسول
جانچ رکھا ہے گناہوں میں برابر کیسا

مصطفی مصطفی کہتا ہوں مزا لیتا ہوں
ذائقہ دیتا ہے یہ لفظ مکرر کیسا

وہ بھروسہ ہے شفاعت پہ نبی کی راقم
ہم قیامت کو نہیں جانتے محشر کیسا

حسن طلب ہے وصف رسول کرام کا
پیرایہ مانگنے کا ہے دار السلام کا

کیا نام ہے رسول علیہ السلام کا
اللہ بوسہ شوق سے لیتا ہے نام کا

منصب میں انبیا سے ہی منصب بڑا ہوا
محبوب خاص خالق پاکیزہ نام کا

نقش قدم زمین پہ نہ سایہ زمین پر
ذاتی ہے معجزہ قد نازک خرام کا

شقعون میں شغل جسکا ہے معجز نمائیاں
کر ادو نیم کھیل ہے ماہ تمام کا

ساکن ہوئی زمین اوسکے لحاظ سے
سر پہ بنے گا روضۂ شہ ذو الکرام کا

پاس ادب سے اسلئے اونچا ہوا فلک
قبہ نہ آسکے روضۂ رفعت مقام کا

یہ شان کسکی ہے جو ملے گرد گاہ سے
منصب بھی پائے شافع روز قیام کا

اے حسرت جمال نبی مژدۂ وصال
وعدہ کیا رسول نے روز قیام کا

روز امید و بیم مین ہے آرزوے عفو
دامن نہ چھوٹے ہاتھ سے خیرالانام کا

ہو جائے کوئی مجکو اگر شاہ دین کے پاس
سارا ثواب دون اوسے ماہ صیام کا

مین کیون کہون کسی سے مرا رہنما ہے
ممنون کیون ہون خضر علیہ السلام کا

آگاہیون سے مسلک حق دیکھ لینگے ہم
بینائیون سے کھوج حصول مرام کا

رہبر سے ملے نہ ملے ہمکو یاد ہے
آک اور رسید بار رستہ دارالسلام کا

ہمکو ہماری تشنہ لبی خود بتائے گی
امیدوار ساقی کوثر کے جام کا

جب ہم ہوے رسول کے پھر ہم کہان رہے
کیسا حساب کسکو خیال انتقام کا

فرقت مین لطف آئے مزا انتظار مین
عشق نبی مین طول ہو عمر دوام کا

جیتے ہین شوق دید مین بہتر ہین خضر سے
آب بقا ہے عشق رسول کرام کا

صبح طواف کعبہ مین بھی لطف ہے مگر
جلوہ بڑھا ہوا ہے مدینہ کی شام کا

غیر نسیم روضہ کوئی بو نہین پسند
بگڑا ہے وہ مزاج ہمارے مشام کا

واعظ سے آستان نبی پوچھتا تھا مین
ظالم اسنے دھوکا دیدیا بیت الحرام کا

راقم تمناے خواجہ مین اب گلفشان رہین
منہ سا رکھتا جائے درود و سلام کا

ازل مین تھا جو اک اسرار نہان خاص یزدان کا
معما وہ کھلا آخر ہمارے دین و ایمان کا

نہ ہے قسمت ملایک کی نہ تھا اقبال رضوان کا
کہ گھر بیٹھے ہوا جلوہ حبیب خاص یزدان کا

نہ الفت ایسی دیکھی ہے نہ جذب دل ایسا دیکھا
کہ ہو وہ عاشق کے گھر جانا حبیب پاک یزدان کا

ندی فرصت زمانہ نے رہی دلکی ہوس دل مین
کہ دیکھون دور سے قبہ نبی کے کاخ و ایوان کا

تعالی اللہ یہ اعجاز آفرینی اور اشارہ سے
مہ کامل نمونہ بنگیا ابروے خوبان کا

مری یہ ناامیدی روزن در سے کبھی دیکھو
مرا کہنا گدا ہون اور نہ سننا اپنے دربان کا

بڑھی ہمتی ناامیدی کچھ ہجوم یاس حرمان پر
مجھے یاد آگیا وعدہ تمہارا عفو عصیان کا

مدینہ سبزہ زار اچھا ہے شوق خلد کیوں رکھیں
ہمیں صحرا ہی بھاتا ہے خرامش گاہ سلطان کا

نہ ہو الفت میں گر آفت جراحت بے نمک راقم
اگر ہو عام رحمت لطف کیا ہی جرم عصیاں کا

پوچھو نہ مجھ سے وصف رسول کریم کا
ہر حرف ہے گواہ الف لام میم کا

دیدار ذات پاک رسول کریم کا
ظاہر مشاہدہ ہے خدائے رحیم کا

وسعت ہی گناہ صغیر و کبیر کی
اندازہ ہے بڑا ہو لطف عمیم کا

امید ہے خدا سے کہینگے ہماری آپ
پایہ پکڑ کے ہات میں عرش عظیم کا

خالق کے تم حبیب ہو امت کے دستگیر
جلوہ ہمیں نصیب ہے خلد نعیم کا

کیونکر نہ ہو عزیز مجھے جنت و بہشت
مشتاق ہوں جمال رسول کریم کا

لیتا ہوں شوق دل سے حبیب خدا کا نام
جنت میں گھر بناتا ہوں در یتیم کا

راقم خدا گواہ صفات رسول میں
ہوتا ہے پست حوصلہ طبع سلیم کا

حق شناسو رحمت حق آشکارا دیکھنا
آگئے وہ وہ روز محشر کا تماشا دیکھنا

نور حق نور نبی کو جلوہ آرا دیکھنا
ظرف دیدار تجلی بھر ہمارا دیکھنا

شاہ دیں کو مشکلوں میں کارفرما دیکھنا
کارفرمائی بھی کیسی کہنا سننا دیکھنا

کیا خدا پوچھے نبی سے اور نبی اللہ سے
فیصلہ تکرار کا ہوتا ہے کیسا دیکھنا

پھر کھلے تقدیر بندوں کی معاصی ہوں معاف
پاس خاطر ہو خدا کو کیا نبی کا دیکھنا

حشر اک ہنگامہ ہوگا سنتی ہیں یا شاہ دیں
کوئی عاصی رہ نجائے نا شناسا دیکھنا

دل نبی کو دیجئے بے امتحاں جو ہو سو ہو
اب تو دلداری کا ہے باقی تماشا دیکھنا

حشر ہو ہنگامہ بیداد ہو دہشت نہیں
ہمکو اپنے مصطفےٰ کا روئے زیبا دیکھنا

رنگ محشر داد خواہی داوری مہر رسول
بیم و امید و تمنا ہمکو کیا کیا دیکھنا

نوش جان ہمین ہر اک ہم طفیل مصطفےٰ ہوگا نصیب
باغ جنت حور و غلمان دور صہبا دیکھنا

ردیف تا

واللہ تمہیں سے تھے نمایان نبوت — اوراق گئے جمع پریشان نبوت
اعجاز قمر وہ کیا برہان نبوت — چمکا دیا خورشید درخشان نبوت
اس رنگ سے پھیلا سر و سامان نبوت — ہر چشم تماشا ہوئی حیران نبوت
کیا ہم مین نہ تھا کوئی غلامان نبوت — جبریل امین جو ہوے دربان نبوت
ہو جنسکو نبی اور پیمبر ہوے مانا — آباد کیا تم نے بیابان نبوت
باتون ہی سے اثبات رسالت نہین ہوتا — جب تک کہ نہو مہر بھی ارکان نبوت
سرسبز ہوا آپ کے اب فیض قدم سے — اجڑا ہوا مدت کا گلستان نبوت
ایسا تو رسولون مین ہوا ہے نہ کوئی ہو — محبوب خداوند ہو سلطان نبوت
اب کیا رہا تصدیق رسالت مین بجز اقرار — جب مل گیا لولاک کا فرمان نبوت
ہم مان گئے آپکو ایمان کی یہ ہے — ایمان ہوا تم سے تم ایمان نبوت
رخسار سے ہو جلوۂ حق جسکے ہویدا — انسان ہے جدا شان مین انسان نبوت
سایہ کا عدم رکھتا ہی یہ حق کی ہے تصویر — انداز مین تصویر کے ہے آن نبوت
پھر جاتی ہے بس آنکھ مین تصویر نبی کی — جب پیش نظر ہوتا ہے قرآن نبوت
اللہ نے شایان نبوت تمہین سمجھا — ہر شان مین پایا تمہین ذیشان نبوت
مدت سے ارادہ تھا پر ارمان خدا کا — نکلا وہ خداوند کا ارمان نبوت
تم آے جہان مین تو جہان کو ہوئی رونق — تھی ورنہ بجھی شمع شبستان نبوت
مسلک بھی یہی حق ہے جو مسلک ہے تمہارا — سمجھے ہوے ہین گبر و مسلمان نبوت

اب روک لو تم توسن توصیف کو راقم
وسعت میں بہت دور ہے میدانِ نبوت

ردیف دال

ہاں دیدۂ مشتاق نظر سوے محمد — شرمندۂ نظارہ نہیں روے محمد
ایمان کی یہ ہے کہ تگ و پوے محمد — ہے سلسلۂ جستجوے کوے محمد
یہ کفر بھی ایمان ہے کہ محراب عبادت — ہم اپنا بنائیں خم ابروے محمد
مشتاق تماشا ہے دلِ حوصلہ فرسا — کیا دیکھ سکے گا رخ نیکوے محمد
اچھا ہے دل و دیدہ رہیں صرف تماشا — آنکھیں طرف کعبہ ہوں دل سوے محمد
تا حشر رہوں بندۂ احسان صبا کا — پہونچائے کبھی نکہت گیسوے محمد
لطف آئیگا اعجاز کا ہنگام قیامت — جس وقت کھلیں گے لب حق گوے محمد
کھلتے نہیں اسرار حقیقت جو نہ ہوتی — وہ مہر بدوش قد دلجوے محمد
اندازۂ معاصی سے ہو اندازہ کرم کا — دونوں کو اگر تولے ترازوے محمد
موقوف عبادت پہ نہیں عفو معاصی — ہاں جان سوے ایزد رہے دل سوے محمد
اے کاش میسر ہو ہمیں زار مدینہ — محشر کو اٹھیں سونگھتے خوشبوے محمد
لگ جائے ٹھکانے تن بیجان جو مل جائے — مرقد کو زمین کچھ پس مشکوے محمد
مرجائیں نہ کیوں رشک سے یثرب کی زمین پر — پہلو میں لئے بیٹھی ہے پہلوے محمد
تدبیر تو اچھی ہے خدارا اسی لئے — اظہار صفات قد و گیسوے محمد
قسمت ہو سکندر تو یہ قرطاس ستایش — آئینہ بنے رونق زانوے محمد
کھٹکا کسے پرسش کا شفاعت کو نبی نیز — اصحاب حمایت کو ہیں بازوے محمد
بس خامہ نہیں وقت حدیث غم و اندوہ — یاں ہے سخن شوکت نیروے محمد

مجکو یہ غزل دل سے پسند آئی ہی راقم
ہے شوخ بیان صفت خوے محمدؐ

ردیف را

ہان جمال احمدی جلوہ بڑھا انوار پر
ہان صدا لے لن ترانی پھیل جا کہسار پر
بھیجتا ہون مین درودین سیا برار پر
دیکھنا روے نبی مشکل تصور مین نہین
روے محبوب الٰہی دیکھتے لیکن یہ مہر
چھپ کر لی تھی فلک مین تا کھلے جنت کی راہ
سنتے ہین کچھ خواہشو نکی داد موسیٰ کو ملی
کیا لکھین وصف نبی دست و قلم چلتی نہین
مرتبہ بڑہ جاے جسکا بڑھنے سے اک حرف میم
ہم نہین کہتے کہ کیا ہے رتبہ شاہ امم
اثر زا وہی روضہ حضرت کی ہون نقش و نگار
ساقی کوثر نہ ہونگے ابھی سے تشنہ لب
جا ہی ہو نکین گے نبی تک آسمان و زمین بہی

ساتھ ہین میرے کلیم اللہ بھی کہسار پر
کچھ کھلے طرف تماشا حسن شعلہ زار پر
مرغ طوبیٰ لوٹ جاتا ہے میری گفتار پر
گریہ ہو جاتا ہی پردہ چشم دریا بار پر
چینہ روزن نہ ہوتا چرخ مینا کار پر
غصہ آتا ہے ہمین اس نالہ بیکار پر
آو ہم بھی کچھ ہمیں سے کہین کہسار پر
وصف خواجہ ہے زبان خامۂ غمخوار پر
اور گھٹنے سے اوسی کے دھوکا ہوشیار پر
پوچھئے اون سے جو ایمان کھتی ہین نار پر
حشر مین میری تماشا ہر در و دیوار پر
دل لگا ہی بیٹھے ہین جام مے گلنار پر
دست بیعت رکھ کے دست احمد مختار پر

ساقی کوثر سے لینا تم مے کوثر کا جام
خاک ڈالو تم تو راقم خانۂ خمار پر

ناز ہے ہمکو زبان کی شوخی گفتار پر
فرض ہے کام و زبان در نعت گوہر بار پر

یہ کھلی ہے پہلے نام احمد مختار پر
گل فشان ہو آن دم بدم ذکر شہ ابرار پر

آج ہے روز ولادت شاہ عالیجاہ کا
یہ وہی پھیلا ہوا ہے نور حسن احمدی
دیدہ و دل فرش کر رکھو غلامان رسول
گل بچھاؤ مشک چھڑکو جابجا شمعیں رکھو
آج دیکھو گے کہ کعبہ رو کش جنت بنا
لو کہو صلی علے تشریف لائے شاہ دین
دیکھتے ہو آمد شاہ امم کا ساز و برگ
چتر افگن آسمان ہے بال افشان جبرئیل
کیا جلال سروری ہے کیا جمال احمدی
سچ تو یہ ہے حسن نورانی تجلی زار کا
دیکھ لو شان نبی پہچان لو شان رسول
نور ایمان زنگ دین حسن نبوت جلوہ گر
نیکیاں دونوں جہانکی خوبیاں دارین کی
خوبیوں کا نیکیوں کا مظہر کیا خوشنما
شوکت اسلام دین کی جلوہ زائی انکا
کیا لکھے وصف نبی میری نیستانی قلم
تر زبان ہوں میں صفات حضرت لولاک میں
سلک معنی میں پروئے ہیں در وصف رسول
آرزو کہنی ہے میرے بھی اگر ہو جائیں پر

غلغلہ ہے تہنیت کا گنبد دوار پر
آسمان پر ماہ پر خورشید پر سیار پر
آج کعبہ کی زمین پر اور سبزہ زار پر
پھیرو آنکھوں کی سفیدی ہر در و دیوار پر
نور برسے گا زمین پر شہر پر بازار پر
بوسہ دینے کو اٹھو نام شہ ابرار پر
دن کو نکلے ہیں ستارے گنبد دوار پر
اور صبا گہوارہ جنبانی کے کاروبار پر
سایۂ قامت پر فدا ہے عکس قد رفتار پر
سطح یہ میلا میلا کیا کھلتا ہے قد دلدار پر
دوش پر مہر نبوت حسن حق رخسار پر
آنکھ پر رخ پر زبان پر ابروی خمدار پر
ختم ہیں سب آپکی ذات ذوی المقدار پر
اٹھنے آثار سے بھی ہیں ہیں گنبد دوار پر
نیر وی قدرت جبین پر دبدبہ رخسار پر
کلک قدرت لکھ چکی ہے لوح پر انوار پر
کرتے ہیں روح القدس تحسین تری گفتار پر
در بھی وہ در جنکو رشک گوہر شہوار پر
اڑ کے جاؤں میں صبا کے توسن رہوار پر

روضہ پر آنکھیں لگا دوں لکھو افقر قبر پر
آستان پر ناصیہ اور سر در و دیوار پر

ردیف سین

وہ مقدر نہین جو سید ابرار کے پاس
جا پڑین زیر زمین گوشۂ دیوار کے پاس

پاے رفتار نہین ہمت دشوار کے پاس
کاش پہونچاے صبا احمد مختار کے پاس

حق کی رحمت ہو پیمبر کی شفاعت ہمبر
گھر بنا لین گے ارم کے کہین گلزار کے پاس

کوئی رد کے بھی فرشتہ یہی دیدین گے جواب
جاتے ہین اپنے نبی احمد مختار کے پاس

حق کی رحمت تو ہی ایک قفل مسلم لیکن
کنجی اوس قفل کی ہے سید ابرار کے پاس

یا نبی آپ بھی رحمت کو فراوان کر دین
ڈھیر ہیریان بھی گناہونکا گنہگار کے پاس

عفو کو امت عاصی کی ہی اچھا سامان
حضرت شاہ امم سید ابرار کے پاس

یا نبی ہمکو نہین اپنے گناہون کا خطر
پاس ہم آپکے ہون آپ ہون غفار کے پاس

حق کی رحمت ہے پیمبر کی شفاعت فرد ازان
عذر معقول ہے کرنیکو گنہگار کے پاس

شرم آتی ہے کہ ہنگام شفاعت راقم
کون سے منہ سے چلین احمد مختار کے پاس

ردیف نون

تماشاے خالق بتا جانتے ہین
تماشاے وحدت دکھا جانتے ہین

ہم اسرار قدرت کھلا جانتے ہین
محمد کو نام خدا جانتے ہین

صفات محمد خدا جانتا ہے
نہ میرے لب مدعا جانتے ہین

یہ محبوب ایزد وہ محبوب احمد
دو یکجا ہم آشنا جانتے ہین

وہ اک میم احمد بصد زیب تمکین
بنقش نگین خدا جانتے ہین

جہان آفرین کے دل شادمان کو
بہ حسن نبی مبتلا جانتے ہین

یہ کیونکر کہیں فخر آدم نہیں ہم
کہ ہم ذات پاک خدا جانتے ہیں

نہ تم سا کوئی شاہ دین دیکھتے ہیں
نہ تم سا حبیب خدا جانتے ہیں

نہ یہ جانتے ہیں نہ وہ جانتے ہیں
خدا جانے ہم کیا جدا جانتے ہیں

بتا اے زبان تو بھی کچھ جانتی ہے
ہم اس نام کا جو مزا جانتے ہیں

خدا اور نبی کے تو اسرار اے قمر
معما وہ اپنا سوا جانتے ہیں

بدلا ہی آج رنگ جہان وہ جہان نہیں
اگلی سی وہ زمین نہیں آسمان نہیں

کون و مکان یہ کون و مکان کا گمان نہیں
تصویر لامکان ہے جہت کا نشان نہیں

نورانیوں نے دہر کو چمکا رکھا ہے آج
گیتی جہان نور ہے اب خاکدان نہیں

وہ نور کونسا ہے نہ برسا جہان پر
وہ جلوہ کونسا ہے جو پھیلا یہاں نہیں

غم کا پتہ الم کا نہیں کھوج تک کہیں
نالہ نہیں ہے گریہ نہیں ہے فغان نہیں

نالے اٹھے جگر سے تو سوزش جگر نہ ہو
شکوہ زبان پہ آئے تو رنج زبان نہیں

غیر از مبارکی نہیں آہنگ غیر آج
جز ذکر آمد آمد خیر الزمان نہیں

گلشن میں جز تبسم گل خندہ ہائے گل
جور خزان نہیں ستم باغبان نہیں

گلبانگ گل میں زمزمہ عندلیب میں
صل علیٰ ہی اور کوئی داستان نہیں

صحرا میں ڈھونڈے تو نہیں خار کا پتا
تکلیف زخمداری آب روان نہیں

دریا میں آب آب میں طوفان تھما ہوا
اندیشۂ تلاطم آب روان نہیں

آئینہ جہان پہ صیقل سی ہو گئی
گیتی پہ زنگ کفر کا باقی نشان نہیں

آتشکدوں کو دیکھئے وہ بجھی بجھی
غوغائے آذری نہیں آذریان نہیں

بیت الصنم میں جا کے اصنام سرنگون
تن میں کسی کی جان نہیں منہ میں زبان نہیں

مسلک کو پوچھئے تو وہی ایک سا طریق
غیر نوائے حق کسی لب پر بیان نہیں

کافر بھی رنگ دیکھ کے ایمان لائے ہین
مرتد بھی جان نثار ہوئے بدگمان نہین

صل علے رسول کی معجز نمائیان
ہر چشم کافری مین ادا دلستان نہین

رونق زمین کعبہ و بطحے نہ پوچھیے
کم آسمان سے رتبہ مین یکسان نہین

دیتا ہے ذرہ ذرہ زمین کا گواہیان
مولود شاہ دین کی مسرت کہان نہین

اے ساکنان عرش و زمین کان سی سنو
دیکھو یہ جلوہ سحر خاوران نہین

سمجھو یہ کسکا نور ہے اور کونسا ہے نور
پنہان رہا ازل مین وہ اب نہان نہین

نور جناب سرور عالم ہے جلوہ گر
خورشید کا یہ پرتو آتش فشان نہین

گھر گھر ہے شادمانی میلاد شاہ دین
لب لب پہ جز نوائے سلام ارمغان نہین

ہے دور دورہ شہ خیر الانام کا
باہم نفاق خار و گل بوستان نہین

ہان عاشقان نام رسالت مآب آج
ہوتی اسیری مین مرے ہمزبان نہین

پیری سنو جو گوش مسرت نیوش ہو
فرہاد و قیس کی بھی یہ کچھ داستان نہین

دیکھو یہ آج قدرت حق آشکار ہے
یہ دن کہ نصیب دیدہ پیر و جوان نہین

تم اور نور حق کا تماشا تمھین نصیب
موسے کو بھی جمال کی تاب و توان نہین

غوغا ہے قدسیون مین بھی یہ آسمان پر
جو جلوہ ہے زمین پہ سر آسمان نہین

ہوتا ہے آج صاحب لولاک کا ظہور
بے صرفہ یہ فروغ زمین آسمان نہین

بزم جہان مین سید ابرار آئے ہین
بھیجو سلام جان اگر ارمغان نہین

کعبہ کو جاؤ گر تو زیارت حضور کی
تمکو اگر نصیب زیارت یہان نہین

راقم ولادت شہ کونین کا بیان
بس ختم کر بیان کو تیری زبان نہین

اوصاف شاہ دین مین رکتی زبان نہین
ہر دل مین ہر خیال مین تم ہو کہان نہین

ناتمامی در خور شرح و بیان نہین
نظارہ ہی حجاب نظر تم نہان نہین

کس کا ہے دل جو روز تمہیں ڈھونڈتا نہ ہو
کسکی ہے آنکھ شوق میں جو خونچکاں نہیں

ذرات جستجو میں پھریں تم اگر ملو
اس شوق و آرزو میں بیاباں گراں نہیں

کیسا اسیر عشق تمہارا ہوا ہے دل
پھر ابھی آشنا دل بے خانماں نہیں

کیوں دور جائیں شوق میں جنت کی کیا غرض
قرب یہاں سے پاس ہی در آستاں نہیں

طاعات و زہد سب ہی ہے مجھ آپکے
راحت نہیں زمیں پہ فلک پر اماں نہیں

ایمان کی قسم ہے کہ لے آپکے ہمیں
بھاتی یہ سیر جلوۂ کون و مکاں نہیں

سنتے ترانۂ دل غمگیں ضرور آپ
حسرت ہے مرغ دل کا بلند آشیاں نہیں

تمسا کوئی کریم نہ تمسا کوئی شفیع
جرم و خطا کا پاس سخن درمیاں نہیں

مہجور کا گلہ سنو اور سر نگاہ رحم
سنکر گلہ تمہیں بھی شکایت گراں نہیں

دیکھو خطا کو اور کرو مہربانیاں
اتنے کہ سنتے جائیں ہم مہرباں نہیں

راقم یہ عمر یاد ہی میں گذار دے
ہستی مقام زندگی جاوداں نہیں

ردیف یا

کس شان میں شان اپنی دکھائی ہے نبی نے
یکتائی کی انوار میں یکتا نبی نے

دھوکا تو دیا تھا مجھے اوس لولو العجبی نے
پردہ نہ کیا جلوۂ حسن عربی نے

منظور حقیقت کا تھا عالم کو دکھانا
صورت سے وہ اپنی کیا اظہار نبی نے

واللہ حقیقت کو تو آئینہ بنا کر
منہ حق کا دکھایا ہی رسول عربی نے

اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آیا
پردہ جو اٹھایا رخ انور سے نبی نے

یکتائی سے ملتی ہوئی صورت بھی دکھائی
اور نام بھی ملتا ہوا رکھا ہے نبی نے

ہر چشم تماشا کو کیا محو تماشا
ہر دل کو کیا شیفتہ حسن عجبی نے

کھویا دل ہونے سے بھی اعزاز رسالت
چلنے کا کیا بند دم اعجاز نبی نے

قرآن بھی اترا تو زبان عربی مین
تزئین دی قرآن کو زبان عربی نے

سمجھا کبھی پیمبر کو تو اللہ نے سمجھا
اللہ کو جانا ہے تو جانا ہے نبی نے

اوصاف سنتے اوصاف ہین خوبی ہی ہے خوبی
اللہ کو کیا مدح سرا اپنا نبی نے

اس وصف پہ وہ خلق کہ کھینچا دل عالم
باتون سے تبسم سے رسول عربی نے

ذات نبی کا کلمہ پڑھتا ہے عالم
وہ سکہ جمایا ہے قریشی لقبی نے

ایمان کی یہ ہے کہ رہ حق کو دکھایا
احسان کیا ہی عجب احسان نبی نے

آغاز مین کھینچا دیا انجام ہمارا
اللہ سے کہہ سن کے رسول عربی نے

دشوار کو آسان کیا آسان کو کیا سہل
وہ کام کیا جو نہ کیا اور نبی نے

واللہ ثنا کے مجھے مضمون نہین ملتے
مارا ابھی بہت زور مری فکر غبی نے

رحمت پہ پیمبر کی بھروسا رکھو راقم
وعدہ کیا بخشش کا رسول عربی نے

محبت آفرین کس کا بیان ہے
خدا سن سن کے محو داستان ہے

محمد کی لکھے کیا وصف کوئی
زبان کلک کی قدرت کہان ہے

تقاضا سے دو عالم مصطفے ہے
تمناے خداے دو جہان ہے

نہاد پاک و ذات خاص یزدان
گرامی نام و والا دودمان ہے

کہ جس کی ذات سے وحدت نمایان
سراپا جلوہ قدرت عیان ہے

وہی قدرت کا نقش اولین ہے
وہی وحدت کا پہلا امتحان ہے

خدا اوس مین خدا مین وہ بہر رنگ
چمن مین گل ہے گل مین بو نہان ہے

نبی اور وہ نبی یعنے محمد
شفیع خاکساران جہان ہے

محیط ذات سے جو قطرہ نکلا
وہی قطرہ یہ بحر بیکران ہے

محمد پر فدا ہے جان عالم — کہ محبوب خدا ہے دو جہان ہے
نہ میں جانوں نہ میں سمجھوں کسیکو — محمد ہی محمد ہے جہان ہے

تقاضا کم نہیں دیکھو نہ دیکھو
یہ راقمؔ نقش سنگ آستان ہے

خدا کے سامنے روز جزا ہونگے تو ہم ہونگے — نوا سنج حقیقت لب کشا ہونگے تو ہم ہونگے
نہ ہوگا واں رسا کوئی رسا ہونگے تو ہم ہونگے — غلامان محمد مصطفیٰ ہونگے تو ہم ہونگے
بخلوت گاہ یزدانی صبا تک بھی نہ پہنچیگی — نوا بنکر دعا ہو کر رسا ہونگے تو ہم ہونگے
ہمیں پروا نہیں ہے تاب خورشید قیامت کی — اگر زیر دامن خیر الوریٰ ہونگے تو ہم ہونگے
ہم اپنی تشنہ کامی پر ابھی سے ہو بیٹھے ہیں — مئے کوثر سے پہلے آشنا ہونگے تو ہم ہونگے
غلامان محمد ہم ہیں اور آزاد مشرب ہیں — بہشتی ہم خطا و نسی رہا ہونگے تو ہم ہونگے
خدا کے آگے جائینگے نبی کا واسطہ لیکر — سزا وار عطائے کبریا ہونگے تو ہم ہونگے
جناب ساقی کوثر لب کوثر صلا دینگے — صلائے عام کی پہلی صدا ہونگے تو ہم ہونگے
بحسرت ہمکو دیکھینگے شہنشاہان خود آرا — کہ فردوس بریں میں اونکی جا ہونگے تو ہم ہونگے
مسیح و خضر دیکھینگے ہمیں حیرت نگاہی سے — غلام مصطفیٰ زیر لوا ہونگے تو ہم ہونگے

شفاعت کا ہمیں کچھ بھروسا ہی نہیں راقمؔ
دم پرسش گرفتار بلا ہونگے تو ہم ہونگے

ستائش گر ہوں احمد کا زبان سے وہ ثنا نکلے — نوائے آفریں بر دست سخن سے مرحبا نکلے
ظہور ذات ایزد حضرت خیر الوریٰ نکلے — تمنائے جہان ٹھہرے خدا کا مدعا نکلے
یہ نور ذات کا جلوہ تماشا گاہ عالم میں — ظہور مصطفیٰ پھیلا حبیب کبریا نکلے
زبان کو چاٹ لیتا ہوں لبوں کو چوم لیتا ہوں — ہم آغوش تمنا جب منہ سے نام مصطفیٰ نکلے
آل بندگی پیرایہ ہو بندہ نوازی کا — ستائش پر مری حضرت کے دل سے مرحبا نکلے

مجھے بھی نیک نامی ہو تمھیں بھی شادمانی ہو
برنگ بوے گل ہو کر مری لب سے ثنا نکلے

تمناے دلی اور آرزوے جان یہ ٹھہرا
زبان سے مرتے مرتے بھی درود مصطفی نکلے

بہار مرگ جب دیکھیں نشاط مرگ جب کچھ ہو
جہاں کھودیں زمیں مرقد کو تیری خاک پا نکلے

ذرا کہیو ہمارا اشتیاق یا صبا سالی
مدینہ کی طرف جب چلتے پھرتی تو صبا نکلے

ہمیں کیا غم ہے عصیاں کا ڈریں ہم کیوں قیامت سے
کہ جب روز جزا اپنا محمد پیشوا نکلے

نہیں راقم زبان تیری سزاوار ثنا اوسکی
کہ جسکا رتبہ وان حق ہو ثنا خوان کبریا نکلے

مژدہ ہو اہل جہاں تم کو پیمبر آئے
شاد ہو سرور دین شافع محشر آئے

دیکھتے ہو شہِ دین کعبے کے اندر آئے
سنتے ہو ختم رسل ساقی کوثر آئے

کہدو ساقی سے کہ آراستہ ہو کر آئے
شیشہ و جام لئے ہاتھ میں دلبر آئے

آج وہ دن ہے چھلکتا ہوا ساغر آئے
تشنہ کامونکے لئے بادہ کوثر آئے

آج وہ دن ہے کہ جس دن کی تمنا تھی ہمیں
آج وہ دن ہے تمنای جہان بر آئے

آج وہ دن ہے شب قدر کا روکش ہوگا
شوق نظارہ میں دن سی نکل اختر آئے

آج وہ دن ہے صبا عطر فشاں ہو ہر سو
خاک کعبہ سے جو بو آئے معطر آئے

آج وہ دن ہے کہ کعبہ ہے ارم کی لقشیو
اہل فردوس زیارت کو میں اکثر آئے

آج وہ دن ہے کہ بے جان بھی جان میں آئین
آج وہ دن ہے قضا آئی تو کہکر آئے

آج کونین کا ارمان ہے نکلنے والا
آج دارین کی دارین میں سرور آئے

آج وہ نیک ہے دن صاحب لولاک بنے
حضرت احمد مختار پیمبر آئے

آج مولود مبارک ہے مبارک باشد
آج محبوب خدا پردہ سے باہر آئے

باعث لوح و قلم وارث موجود و عدم
خسرو کون و مکان مرسل داور آئے

درۃ التاج بنی آدم و فخر آدم
عزت افزاے پدر حرمت مادر آئے

ذکر کرتے ہوئے معبود کا لائے تشریف | نام لیتے ہوئے اللہ کا بار آئے
کاشف راہ خدا ماہر اسرار خدا | سالک مسلک حق دین کے پیمبر آئے
دیکھکر حضرت موسیٰ بھی تحیر مین رہے | اسقدر شان جمالی مین منور آئے
صورت الہی ید قدرت سے بھی کھنچ نہ سکی | رشک صورت گر عالم کو بنا کر آئے
حسن وہ حسن کہ انوار تجلی سے بنا | سایہ قد مین نہین جو عکس زمین پر آئے
یہ ضیا لعل مین دیکھی نہ کسی گوہر مین | لیکے جو حسن خداداد پیمبر آئے
حسن کیسا وہ ہے آئینہ حق بین کہئے | جس مین ہر جلوہ نظر خالق اکبر آئے
یہ تفاخر تو رسولون کو بھی حاصل نہ ہوا | سایہ کرتا ہوا جو ابر بھی سر پر آئے
یہ وہ مولود ہے اللہ کا لیکر پیغام | خاص جبریل امین شوق مین در پر آئے
جسکے ملبوس کو فردوس برین کا حلہ | جسکے سونے کے لئے خلد سے بستر آئے
شوکت و شان تو واللہ یہ دیکھی نہ سنی | یون تو آنیکو نبی اور بھی اکثر آئے
حق تو یہ ہے کہ نبی اور نبی بھی کیسے | خاص محبوب خدا عاشق داور آئے
خاکساران گنہگار کی تقدیر ہے یہ | دادخواہون کی مقدر کا مقدر آئے

ایسی قسمت ہے نہ تقدیر تمہاری ارقم
وصف کرنا تمہین شایان پیمبر آئے

پس دیوار جنت کیا ستارا سا درخشان ہے | نظر ہر جلوہ پہ میری جو سو سو بار قربان ہے
شہ کونین کی بزم ثنا کا آج سامان ہے | کہ بسم اللہ ہر لب پر لئے تعظیم سلطان ہے
نہین ہین مہر و مہ حسن پیمبر جلوہ افشان ہے | کہ ہر قندیل فلک گویا تماشائی چراغان ہے
زیارت کا پیمبر کی بھرا دلمین وہ ارمان ہے | کہ دل سینہ کی اندر شوق ہی دست و گریبان ہے
ہم اوسکے عشق مین مرتے ہین جسکی ذات والا کا | قیام خاص جنت ہی مقام قدس ایوان ہے
لئے جاتا ہی شوق احمدی کس شان سے جامہ | ملا چاک گریبان سے ہمارا چاک دامان ہے

نظر جائے تو کیا جائے تصور کس طرح پہونچے
عجب حالت مین ہین عاصی تمہاری بزم ہستی مین
خیال آئے ہمین کیون رحمت روز قیامت کا
ڈرے میری بلا عصیان سے مین داخل ہون امت مین
نہ ہو کیون شادمان امت کہ اب تم پیش داور ہو

ادہر گردون نظر رکے ادہر در پر رضوان ہے
نہین ہین آپ ہستی مین تو ہستی اونکو زندان ہے
ہمارے ہاتھ مین جب شافع محشر کا دامان ہے
غلامان محمد ہون غلامی میرا ایمان ہے
شفیع دادخواہان ہو شفاعت تمکو آسان ہے

حرم سے پاس ہی تربت چلو راقم زیارت کو
مدینہ قبلۂ حاجات ہر گبر و مسلمان ہے

جستجو سے ہے جستجو دل کی
شوق اور وہ بھی شوق وصل رسول
ڈھونڈھتی ہے تمہین مدینہ مین
جستجوے رسول مین ہمت
یا نبی شوق نعت سننے مین
خون چکان رہیو چشم پیش رسول
آسمان جانے دے تو جا پہونچے
یاد شاید کیا محمد نے
مغفرت ہو جو سن لین پیغمبر
شاہ محشر سے حشر مین ہو گی
اپنے عاصی کی یا نبی سنلو
آپ ٹہرے شفیع امت کے

شوق احمد مین چارسو دل کی
آرزو اور آرزو دل کی
یا نبی میری آرزو دل کی
تھامے رہیو کمر کو تو دل کی
سن لو تقریر آرزو دل کی
دل لہو کی کہے لہو دل کی
ہدیہ بن بن کے آرزو دل کی
یہ جو پھڑکی رگ گلو دل کی
خواہشین میری آرزو دل کی
میری تقریر گفتگو دل کی
لیکے آیا ہے آرزو دل کی
آپ کے ہاتھ آبرو دل کی

راقم دل برشتہ کی سن لو
کہہ رہا ہے کچھ آرزو دل کی

منقبت حضرت محبوب سبحانی شاہ نظام اولیا

غم دین ہو نہ دنیا ہو نہ کچھ شرم گناہی ہو
اگر رہبر نظام الدین محبوب الٰہی ہو

گنہ کیسے سعادت کون کسکی روسیاہی ہو
جو تم بھی ہمزبان شافع عصیان پناہی ہو

نکلتا ہے زبان سے عالم بے اختیار مین
کہ تمکو وقت پرسش منصب بخشش گناہی ہو

امید دستگیری نے تڑپایا اور کبھی دل کو
کہ تم پیش نگاہ داور عالم پناہی ہو

پڑے ہین اس تمنا مین مرتے ہین نہ جلتے ہین
قیامت کب ہو کب دیدار محبوب الٰہی ہو

تمھین مقبول یزدانی تمھین محبوب سبحانی
ہمبر کی نشانی ہو نظام دین پناہی ہو

تمھین ماہ منور ہو تمھین مہر درخشان ہو
ہلال شام آرا ہو جمال صبح گاہی ہو

تمھین رونق فزا مسند ایوان گیتی تھے
تمھین جنت مکانی ہو ارم آرام گاہی ہو

تمھین منظور آدم کے تمھین مقصود عالم کے
تمھین شام تمنائی ہو صبح دادخواہی ہو

ہمین تمسے تعلق ہے نبی سے واسطہ تمکو
جب ایسے مرشد مولا ہون پھر کیون سیاہی ہو

توقع ہے توقع ہے گناہون کی معافی کی
قیامت مین ادہر تم ہو ادہر فضل الٰہی ہو

تمھارے ہین تمھارے ہین تمھین مرشد بنایا ہے
کشاکش مین یہ دن پر بھی کچھ مرشد نگاہی ہو

خدا سے پوچھ کر تم قافلہ سالار بن جانا
جہان کا قافلہ سوی عدم جسوقت راہی ہو

اگر موقع ملے کہنا خداوند دو عالم سے
مریدونکی ہمارے سب سے پہلے دادخواہی ہو

کھلین جب پیش داور نامہ اعمال بندونکے
جہان پھر ہمیر ہو تمھاری بھی گواہی ہو

مٹے نام ہمیر پر سے بندہ مومن مولا کے
ہمین کیا ڈر ہی جب اتنا ثبوت بیگناہی ہو

غلام مصطفٰے ہم ہین تمھارے بیعتی ہم ہین
کفایت ہی یہی حجت جو دونونکی گواہی ہو

نہ ڈر پرسش کا ہی اوسکو نہ خوف دار و گیر اوسکو
جو تمھارے ہاتھ مین دامان محبوب الٰہی ہو

خدایا بعد محشر کے اگر عالم ہو پھر پیدا
تماشاگاہ عالم مین نظام الدین کو شاہی ہو

توقع ہی کہ تاب آفتاب حشر مین راقم
ادہر مولا کا دامن ہو ادہر ظل الٰہی ہو

تضمین بر غزل خود

اللہ کو منظور تھا سامان نبوت
کھلتی ہوی دیکھی تمھین پر شان نبوت
پایا تمھین رتبہ مین ادادان نبوت
واللہ تمھین تھے تمھین شایان نبوت
اوراق کیے جمع پریشان نبوت

تم سے ہوی آرائش ایمان نبوت
تم نے ہی دکھایا رخ تابان نبوت
اللہ کا پورا ہوا فرمان نبوت
اعجاز قمر دہ کیا برہان نبوت
چمکا دیا خورشید درخشان نبوت

انگشت بدندان ہین حریفان نبوت
ہونے لگے کافر بھی مسلمان نبوت
کہتے ہنین ہان دلمین ہین قربان نبوت
اس رنگ سے پھیلا سر و سامان نبوت
ہر چشم تماشا ہوی حیران نبوت

کیا کوئی بھی باقی نہ تھا خاصان نبوت
کیا مر گئے تھے حلقہ بگوشان نبوت
کیا خالی تھا خدام سے ایوان نبوت
کیا ہم مین نہ تھا کوئی غلامان نبوت
جبریل امین جو بنے دربان نبوت

مقبول خدا اور بھی اکثر ہوے مانا
مخلوق زمانہ کے بھی رہبر ہوے مانا
عیسےٰ و کلیم اون سے بھی بہتر ہوے مانا
ہو نے کو نبی اور پیمبر ہوے مانا
آباد کیا تم نے بیابان نبوت

جو ماہر اسرار حقیقت نہین ہوتا
بے بوجھے ہوے اظہار کرامت نہین ہوتا
انسان سزاوار رسالت نہین ہوتا
باتون ہی سے اثبات نبوت نہین ہوتا

ہان دودش یہ ہو مُہر بھی ارکان نبوت

یہ اگلا جہان ہے وہی کہتے ہین قسم سے
یہ وہی زمانہ ہے جو بہتر ہے ارم سے
دیتے جسے تشبیہ تھے صحرائے عدم سے
سرسبز ہوا آپکے اب فیض قدم سے
اُجڑا ہوا مدت کا گلستان نبوت

اعزاز رسالت مین سوا ہی نہ کوئی ہو
تنہا تو نبی نام خدا ہے نہ کوئی ہو
درگاہ مین اللہ کی رسا ہی نہ کوئی ہو
ایسا تو رسولون مین ہوا ہے نہ کوئی ہو
محبوب خداوند ہو سلطان نبوت

جھگڑا ہے نبوت مین نہ اسلام مین تکرار
ہین باعثِ مخلوق جہان احمدِ مختار
آئینہ نبوت ہوی مُنہ دیکھ لین اغیار
اب کیا رہا تصدیق رسالت مین بجز اقرار
خود لکھ چکا لولاک ہے یزدان نبوت

صورت جسے کہتے ہین وہ انسان کی یہ ہی
جو شان ہے ایزد کی اُسی شان کی یہ ہی
ملتی ہوی کچھ شان مین یزدان کی یہ ہے
ہم مان گئے آپ کو ایمان کی یہ ہے
ایمان ہو اتم سے تم ایمان نبوت

اللہ نہ ہو کس طرح اس شکل کا شیدا
عارض یہ خداوند کا ہو نور برستا
زیبائی مین رعنا ہی ہو رعنائی مین یکتا
رخسار سے ہو جلوۂ حق جس کے ہویدا
انسان سے جدا شان مین انسان نبوت

اعزاز سا اعزاز ہے توقیر سی توقیر
قامت کا ہنین عکس مثال خط تقدیر
انسان کی صورت مین ہو یکتائی تنویر
سایہ کا عدم کہتا ہے یہ حق کی ہے تصویر
انداز مین تصویر کی ہے آن نبوت

کہنے کی ہے یہ بات بھی شیرین رطبی کی
تاثیر تو ہے یاد مین اُمّی لقبی کی
دل کھینچتی ہے یاد جوانان عربی کی
پھر جاتی ہے سب آنکھ مین تصویر نبی کی

جب پیش نظر ہوتا ہے قرآن نبوت

داور نے سزاوار نبوت تمھین سمجھا
بخشش کے لئے شافع امت تمھین سمجھا
اسکے بھی سوا سرور جنت تمھین سمجھا
اللہ نے شایان رسالت تمھین سمجھا
ہر شان مین پایا تمھین شایان نبوت

ہمکو دیا ایسا نبی احسان خدا کا
مفتون ہو خدا جسکا وہ قربان خدا کا
پردہ مین جو اسرار تھا پنہان خدا کا
مدت سے ارادہ تھا پر ارمان خدا کا
نکلا وہ خداوند کا ارمان نبوت

جب نام کے لینے سی زبانکو ہوی رونق
اور لب کے ہلانے سی بیان کو ہوی رونق
پھر کیا ہی غلط کون ومکان کو ہوی رونق
تم آئے جہان مین تو جہان کو ہوی رونق
تھی ورنہ بجھی شمع شبستان نبوت

بخشش کا اگر ہی تو ہی ہمکو سہارا
سمجھین تمھین محبوب خدا حق کا پیارا
جو دین تمھارا ہو وہی دین ہمارا
مسلک بھی وہی حق ہی جو مسلک ہی تمھارا
سمجھے ہوے ہین گبر و مسلمان نبوت

تعریف پیمبر کی ہے تعریف کو راقم
اب چاہتی ہی کلک بھی تخفیف کو راقم
پاکیزہ زبان چاہیی توصیف کو راقم
بس روک لو تم توسن تعریف کو راقم
وسعت مین بہت دور ہی میدان نبوت

بیان معراج رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سنا راقم صفات شاہ دین سے
زبان دھو کر گلاب و مشک چین سے
دکھا سامان معراج پیمبر
ملا سقف زمین عرش برین سے
بنا روے زمین کو حسن گردون
شب معراج ختم المرسلین سے

وہ شب تھی یا تماشائے شب قدر
فروغ نور رب العالمین سے

تجلی زار تھا صحن دو عالم
زمین تک سقف چرخ ہفتمین سے

بنا تھا نور سے آئینہ گردون
فلک کو نسبت گرمی تھی زمین سے

زمین حسن فلک مین جلوہ گر تھی
فلک تھا جلوہ زا حسن زمین سے

گلے ملتے تھے باہم کس خوشی مین
زمین گردون سے اور گردون زمین سے

یہ دونون عکس تھے ایسے ہم آغوش
کہ ہوجاتے ہین دو نیر قرین سے

فروغ نور عینک تھا فلک کی
جھلکتی تھی زمین ماہ مبین سے

بنے جاتے تھے اختر آسمان کے
ہزارون ذرے اوڑ اوڑ کر زمین سے

نہ تھا ظلمت کو دنیا مین ٹھکانا
اوڑی تھی تیرگی خال جبین سے

نہ تھا عالم مگر صورتکدہ تھا
تجلی پیکری تھی ہر کہین سے

صفائی تھی صفائی دوجہان کی
نظر آتا تھا حق کا گھر زمین سے

نقاب رخ اوٹھا کون ومکان کا
شباب آیا نظر حسن مکین سے

ادھر ہنگامہ تھا آرائشون کا
ادھر چمکی وحی لوح مبین سے

ہوا پرتو فگن روح القدس پر
صفائی دل سے اور علم یقین سے

کھلا دیرینہ اسرار تمنا
وفور شوق رب العالمین سے

چلے روح الامین فرمان لیکر
جناب ایزد کرسی نشین سے

در دولت پہ دستک دے پکارا
باآہنگ صدائے خوشترین سے

ہوے بیدار محبوب الٰہی
صدا سنتے ہی خواب نازنین سے

نہ تھا وہ خواب بیداری تھی گویا
ہم آغوش خیال جلوہ بین سے

گئے دروازہ پر دروازہ کھولا
خرام ناز عجلت آفرین سے

لیا آغوش مین روح القدس کو
ہوے گرم سخن روح الامین سے

کہا جبریل نے اے شاہ عالم
مجھے فرمان ہے رب العالمین سے

میرے محبوب کو لے آ مرے پاس
اوٹھا کر خواب راحت آفرین سے

چلو تم اے رسول اللہ مرے ساتھ
ملو تم خالق خلق آفرین سے

یہ حاضر ہے براق برق رفتار
مزین سب یراق و ساز زین سے

کہا روح الامین سے مصطفی نے
کہ ہوگا لامکان کتنا زمین سے

کہا روح القدس نے یہ سمجھئے
گمان سے عرش وہ عرش برین سے

قدم بھر ہے وہان سے قاب قوسین
کمان کا فاصلہ علم یقین سے

پلک جھپکائیں حضرت طرفۃ العین
تماشا دیکھ لین چشم یقین سے

کہان تھے آپ اور پہونچے کہان آپ
نفس کے آنے جانے مین زمین سے

یہ آنا جانا ایسا ہے کہ پھر آئے
خیالی یک چشم طرفہ بین سے

ہوی اک بیخودی حضرت پہ طاری
سنے جب گفتگو روح الامین سے

نہ تھی وہ بیخودی گویا خودی تھی
کہ دیکھا سب خیال جلوہ بین سے

عجب قسمت براق برق وش کی
کہ جس کی پشت پر ہون شاہ دین سے

سوار ایسا براق ایسا فلک سیر
رکابین تھامی جبرئیل امین سے

گیا اس برق رفتاری سے توسن
کہ اندیشہ دل اندیشہ بین سے

نہ تھا نقش سم توسن نمایان
نسیم صبح کی لوح جبین سے

تماشا تھا وہ اک چشمک زدن کا
قدم اوٹھتے ہی توسن کا زمین سے

منازل طے ہوئین ارض و سما کے
مقام باد و نار و ماو طین سے

پلک جھپکی ادہر وہ برق کردار
گیا آگے سپہر ہفتمین سے

خودی مین آئے حضرت بیخودی سے
مکان دیکھے عجب وان بے مکین سے

نہ انسان ہے نہ ایوان ہے نہ اشجار
مگر ہر سو کواکب ہین مبین سے

کہین کچھ کچھ نظر آتی ہین شکلین | کواکب کی شعاع آتشین سے
جبین سا ہین سجود کبریا مین | فرشتے سیکڑون تا روح الامین سے
اُٹھا رکھا ہے سر پر آسمان کو | صدا ئے ذکر رب العالمین سے
بڑھے تھے آپ کچھ آگے نظر آے | ملایک کچھ یسار اور کچھ یمین سے
چلے آتے ہین پھر پیشوائی | ادہر جنت ادہر عرش برین سے
کہ دیکھین جلوہ محبوب ایزد | مشرف ہون جمال شاہ دین سے
مراتب دیکھ لین شاہ اُمم کا | کہ پابوسی مین ہین روح الامین سے
سلام قدسیان لیتے ہوے آپ | چلے ہوتے ہوے خلد برین سے
وہان پھر نثار فرق حورین | بھرے دامان کھڑی تھین یاسمین سے
یہان سے سدرہ تھا آگے نظر کی | قدم دو چار فردوس برین سے
یہان چھوڑا براق برق دم کو | ہوے حضرت جدا روح الامین سے
فقط اب ذات واحد رہ گئی تھی | نہین تھی کوئی آلایش زمین سے
نظر آنے لگے پھر عرش و کرسی | شعاع جلوہ لوح جبین سے
شعاعین کیا وہ تھے انوار رہبر | بتاتے تھے رہ حق کو یہین سے
وہ کیسا نور تھا نور تجلی | نمایان ہر طرف سے ہر کہین سے
نہ پایا جاے عقل نکتہ رس کو | نہ دیکھا جاے چشم جلوہ بین سے
بس آنکھین خود بخود ہونے لگین بند | تجلی کی فروغ آتشین سے
نیا عالم نیا سامان نیا طور | گمان سے دور اور باہر یقین سے
مکان ہے اور سب کچھ ہے نہین کچھ | جہت ہی اور جہت طی نہین سے
مکان کیا لامکان ہے ہو و لا ہو | نہین ہے کچھ ہی دیکھو گر قرین سے
نہین آباد پھر آباد سا ہے | کہ ہے خالی نہین خالی مکین سے

نہین ہر سو تجلی کے سوا کچھ
کہ اے محبوب ذات کبریائی
کہو جو کچھ تمنا ہو تمھاری
ہوا ہے جوش زن دریای رحمت
کوئی خواہش کوئی حسرت نہ رہجائے
اگر فرماندہی کی ہو تمنا
اگر درکار ہو گنج فراوان
کیا سجدہ رسول پاک دین نے
کہا یا مخبر اے معبود عالم
نہ مجھکو ملک و دولت کی تمنا
کیا تو نے مجھے فخر دو عالم
مجھے منسوب کرتی ہے خلائق
شرف مجھکو دیا دنیا مین تو نے
سبب میرا ظہور ذات تیرا
نہین درکار مجھکو ملک و حشمت
رضا پہ تیری راضی ہون بہر حال
تری رحمت کا خواہان ہون بہر رنگ
تمنا دل کی اور خواہش نفس کی
ادھر وا ہے در رحمت ادھر مین
مری سن لے مری سن لے خداوند
ترا سننا مرا کہنا ہے اللہ

مگر آواز آئی ہے کہین سے
ہوے خوش ملکے صورت آفرین سے
کرو کچھ آرزو دنیا و دین سے
بڑھا ہے دست بخشش آستین سے
زمین سے مال لے دنیا سے دین سے
کرو فرماندہی تاج و نگین سے
دفینے کھولدون روی زمین سے
سر تسلیم سے رگڑے جبین سے
زبان تر نم لبیک شہ حزین سے
نہ مجھکو واسطہ تاج و نگین سے
بڑھایا فخر فخر مرسلین سے
نسب مین ذات صورت آفرین سے
باسم احمد مختار دین سے
مری انگشت اعجاز آفرین سے
نہین مجھکو غرض تخت و نگین سے
رضا ہے خاطر عشرت قرین سے
نگہ کر چشم رحمت آفرین سے
فقط اتنی ہے رب العالمین سے
تمنا لے کے آیا ہون یہین سے
سفارش خلق دل اندوہگین سے
زبان عجز و چشم شرمگین سے

تلافی پر گناہون کی نہ کیجو ۔ خیالِ قہر چشم خشمگین سے
قسم تجکو جلال و عزو شان کی ۔ رہے بس چشم پوشی قہر و کین سے
نہ مین کچھ جنت یا ور مانگتا ہون ۔ نہین اقبال رب العالمین سے
فقط امت کی بخشش چاہتا ہون ۔ جناب داور دنیا و دین سے
گناہون پر نکر اوس کے نظر تو ۔ بچا اوسکو عذاب آخرین سے
ترے بندے ہین اور امت ہی میری ۔ پڑے ہین دہر مین خاطر حزین سے
ندا آئی کہ اے محبوب میرے ۔ نہ کچھ اسطرح ردی شرمگین سے
ہلے گی یہ اساس لوح و کرسی ۔ گرین گے کنگرے عرش برین سے
ہمین منظور ہے تیری سفارش ۔ خطاے خاکساران زمین سے
نہ ہو مغموم امت کی طرف سے ۔ ہوے آزاد جرم آخرین سے
تسلی دے ہوا خواہون کو اپنے ۔ تو بدین دے ارم کی تہ نشین سے
تری خاطر سے بخشا اک جہان کو ۔ عذاب قبر و جرم آخرین سے
کہے گا جسکو تو بخشین گے اوسکو ۔ کوئی ہو صالحین و فاسقین سے
قسم اپنے جلال داوری کی ۔ نہ دیکھینگے نگاہ خشمگین سے
کیئے سجدے بکرر شاہ دین نے ۔ نوازش سن کے رب العالمین سے
ادا ے شکر کرتے تھے مکرر ۔ زبان سے جان کے رتبے جبین سے
بحسرت دیکھ کے کہتے تھے مونہ سے ۔ محبت حق کی ذات شاہ دین سے
طلبگار دن مین ہو رب العلا سا ۔ وفاداردن مین ختم المرسلین سے
غرض رخصت ہوے شاہ دو عالم ۔ مقاصد کر کے طے جان آفرین سے
اوسی صورت سے لائے آپ تشریف ۔ گئے جسطرح خواب نازنین سے
بچھونا گرم تھا زنجیر ہلتی ۔ نہ نکلی بو ند ظرف ما و طین سے

تمت

یہہ

مجموعۂ نعت

حضور سرور کائنات بادشاہ دو عالم
فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم اس فقیر گوشہ گزین
خواجہ قمر الدینخان راقم دہلوی نے طبع کرائی ہیں کوئی صاحب
بلا اجازت مصنف قصد طبع نکریں اگر طبع کرنا منظور
ہو مصنف سے اجازت
لے لیں فقط